سوال

جب مرد اپنی بیوی کو طلاق دے دے اور پھر وہ فوت ہو جائے اور بیوی ابھی اپنی عدت میں ہو تو کیا وہ اپنے طلاق دینے والے خاوند کی وارث بنے گا یا نہیں ؟

جواب

ہمہ قسم کی حمد اللہ تعالی کے لیے ، اور دورو و سلام ہوں اللہ کے رسول پر ، بعد ازاں :

طلاق والی عورت کی تین حالتیں ہیں :

1 یا تو اسے رجعی طلاق ہو گی مثلا پہلی یا دوسری طلاق والی عورت

اس لیے اگر بیوی کی عدت میں خاوند فوت ہو جائے تو علماء کا اجماع ہے کہ وہ اپنے خاوند کی وارث بنے گی ، اس لیے کہ طلاق رجعی والی عورت اس وقت تک بیوی ہے جب تک وہ عدت میں ہے ، اور جب اس کی عدت تین ماہ گزر جائے تو وہ وارث نہیں ہو گی ، کیونکہ طلاق دینے والے خاوند سے عدت گزرنے کے بعد وہ اجنبی عورت بن گئی ہے

2 طلاق بائن ہو ، مثلا تیسری طلاق والی عورت : اور طلاق خاوند کی صحت کی حالت میں ہو

اگر اس کا خاوند فوت ہو گیا تو علماء کے اجماع کے مطابق وہ وارث نہیں بنے گی ، کیونکہ اس کا اپنے طلاق دینے والے خاوند سے تعلق ختم ہو چکا ہے

طلاق بائن ہو مثلا تیسری طلاق والی عورت : اور یہ طلاق خاوند کی مرض الموت میں ہو اور خاوند پر تہمت ہو کہ اس نے طلاق اس لیے دی تا کہ وہ اسے وراثت سے محروم کر سکے تو اس حالت میں بیوی کے وارث ہونے میں علماء کرام اختلاف کرتے ہیں :

امام شافعی رحمہ اللہ کہتے ہیں :

کہ وہ وارث نہیں بنے گی

اور امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کہتے ہیں :

وہ جب تک عدت میں ہے وارث ہو گی

اور امام احمد رحمہ اللہ کہتے ہیں :

جب تک وہ کسی دوسرے شخص سے شادی نہیں کرتی اس وقت تک وارث بنے گی ، تا کہ خاوند کے مقصد کے خلاف معاملہ کیا جائے

دیکھیں : المغنی (9/194-196).

اور اس مسئلہ میں معاصرین علماء کرام میں سے امام احمد کے مسلک کو اختیار کرنے والوں میں فضیلۃ الشیخ عبد

العزیز بن باز اور شیخ محمد بن عثیمین اور شیخ صالح بن فوزان الفوزان ہیں

دیکھیں : الفوائد الجلیۃ فی المباحث الفرضیۃ تالیف شیخ ابن باز (6) اور تحقیقات المرضیۃ فی المباحث الفرضیۃ تالیف شیخ صالح الفوزان (33-36) .

فضیلۃ الشیخ محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ سے درج ذیل سوال کیا گیا :

کیا فوت شدہ خاوند کی مطلقہ عورت عدت یا عدت کے بعد خاوند کی وارث ہوگی ؟

شیخ رحمہ اللہ کا جواب تھا :

طلاق شدہ عورت کا خاوند جب عورت کی عدت میں فوت ہوجائے تو یا وہ طلاق رجعی ہوگی یا پھر غیر رجعی :

اگر طلاق رجعی ہو تو یہ عورت بیوی کے حکم میں ہے اور یہ عدت طلاق کی عدت سے فوت شدہ خاوند کی عدت میں منتقل ہوجائیگی ، اور طلاق رجعی یہ ہے کہ عورت کو دخول کے بعد بغیر عوض کے طلاق دی گئی ہو اور طلاق پہلی یا دوسری ہو بار ہو

چنانچہ جب اس عورت کا خاوند فوت ہوجائے تو یہ عورت اپنے خاوند کی وارث ہوگی کیونکہ اللہ تعالی کا فرمان ہے :

طلاق والی عورتیں اپنے آپ کو تین حیض تک روکے رکھیں انہیں حلال نہیں کہ اللہ نے جو ان کے رحم میں بچہ پیدا کیا ہے وہ اسے چھپائیں ، اگر انہیں اللہ تعالی پر اور قیامت کے دن پر ایمان ہو ، ان کے خاوند اس مدت میں انہیں لوٹانے کا پورا حق رکھتے ہیں ، اگر ان کا ارادہ اصلاح کا ہو اور عورتوں کے بھی ویسے ہی حقوق ہیں جیسے ان پر مردوں کے ہیں اچھائی کے ساتھ البقرۃ (228) .

اور ارشاد باری تعالی ہے :

اے نبی (اپنی امت سے کہہ دیں) جب تم اپنی بیویوں کو طلاق دینا چاہو تو ان کی عدت (کے دنوں کے آغاز) میں انہیں طلاق دو ، اور عدت کا حساب رکھو ، اور اللہ سے جو تمہارا پروردگار ہے ڈرتے رہو نہ تم انہیں ان کے گھروں سے نکالو اور نہ ہی وہ خود نکلیں ، ہاں یہ اور بات ہے کہ وہ کھلی برائی کر بیٹھیں ، یہ اللہ کی مقرر کردہ حدیں ہیں جو شخص اللہ کی حدود سے آگے بڑھ جائے اس نے یقینا اپنے اوپر ظلم کیا ، تم نہیں جانتے شاید اس کے بعد اللہ کوئی نئی بات پیدا کردے الطلاق (1) .

اللہ سبحانہ وتعالی نے مطلقہ بیوی کو حکم دیا ہے کہ وہ عدت کے دوران اپنے خاوند کے گھر میں ہی رہے اللہ کا فرمان ہے :

نہ تم انہیں ان کے گھروں سے نکالو اور نہ ہی وہ خود نکلیں ، ہاں یہ اور بات ہے کہ وہ کھلی برائی کر بیٹھیں ، یہ اللہ کی مقرر کردہ حدیں ہیں جو شخص اللہ کی حدود سے آگے بڑھ جائے اس نے یقینا اپنے اوپر ظلم کیا ، تم نہیں جانتے شاید اس کے بعد اللہ کوئی نئی بات پیدا کردے الطلاق (1) .

اس سے مراد رجوع ہے

لیکن اگر وہ ایسی مطلقہ ہو جس کا خاوند اچانک فوت ہوجائے اور اس کی طلاق بائن ہو یعنی تیسری طلاق ، یا پھر بیوی نے خاوند کو طلاق کا معاوضہ دیا ہو ، یا پھر فسخ نکاح کی عدت میں ہو نہ کہ طلاق کی عدت میں ، تو پھر یہ عورت وارث نہیں بنے گی اور نہ ہی اس کی طلاق کی عدت خاوند کے فوت ہونے کی عدت میں منتقل ہوگی

لیکن یہاں ایک تیسری حالت میں طلاق بائن والی عورت وارث بنے گی وہ اس صورت میں کہ جب خاوند اسے مرض الموت میں طلاق دے اور اس پر تہمت ہو کہ وہ اسے اپنی وراثت سے محروم کرنا چاہتا ہے ، تو اس حالت میں وارث بنے گی چاہے اس کی عدت ختم ہوچکی ہو لیکن شرط یہ ہے کہ آگے شادی نہ کی ہو ، لیکن اگر وہ آگے شادی کرلیتی ہے تو پھر اسے

وراثت نہیں ملے گی" انتہی

دیکھیں : فتاوی علماء بلد الحرام (334).

والله اعلم.

الاسلام سوال وجواب

111905